

سٹنفر کالج دہلی کے مطبع العلوم میں چھپنی شروع ہوئی تھی، مگر تکمیل طباعت مطبع احمدی میں ہوئی۔ اس میں غالب کی غزلیات کے صرف پینتیس اشعار چھوڑے گئے تھے۔ باقی سب انتخاب میں لے لیے گئے۔ ”نگارستان سخن“ ۲۷ - صفر ۱۲۹۹ھ (۱۳ اگست ۱۸۸۳ء) کو شائع ہوئی۔ ”سہرا“ پہلی مرتبہ اسی مجموعے میں شامل کیا گیا تھا، بعد ازاں دیوان میں شامل ہوا۔  
 بس، غالب کی زندگی میں اردو دیوان اتنی ہی مرتبہ چھپا، البتہ ان کی وفات کے بعد جو ایڈیشن نکلے، ان کا شمار ممکن نہیں۔ ان میں عام ایڈیشن بھی شامل ہیں اور نہایت پر تکلف، دیدہ زیب مصور ایڈیشن بھی۔ اردو نظم کے کسی مجموعے کو شاید ہی وہ ہر دو عزیزی حاصل ہوئی ہو جو دیوان غالب کے حصے میں آئی اور اس پر جو شرحیں لکھی گئیں، ان کا شمار بھی آسان نہیں۔ موجودہ دیوان میں مدت سے غالب کے دیوان کا ایک ایسا ایڈیشن مرتب کر دینے کا آرزو مند تھا، جو مختلف خصوصیات کا جامع ہو۔ مثلاً:

۱۔ صحت کا پورا اہتمام کیا جائے۔

۲۔ بیشتر اشار صرف اس وجہ سے پیچیدہ اور مشکل بن گئے تھے کہ ان میں علامات اوقاف صحیح مقامات پر لگانے کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ میرا خیال تھا، اگر اوقاف ٹھیک لگا دیے جائیں تو اغلب ہے اکثر اشعار کا مطلب بالکل واضح ہو جائے جنہیں عام طور پر مشکل سمجھا جاتا ہے اور بعض شارحین و ماخ سوزیوں کے باوجود ان کی صحیح شرح نہیں کر سکے، بلکہ مقصودِ شاعر سے دور دور ہٹتے ہٹتے انھوں نے شعروں کو پیتا بنا دیا۔

۳۔ اشعار میں ایسے الفاظ بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں، جن کے معنی تو اکثر اصحاب سمجھتے ہیں، لیکن ان کے تلفظ میں غلطی کر جاتے ہیں۔ ایسے تمام الفاظ پر اعراب لگا دیئے جائیں تاکہ تلفظ میں غلطی نہ ہو اور یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ الفاظ غلط پڑھے جائیں تو شعر کی حقیقی حیثیت ہی زائل ہو جاتی ہے

۴۔ جتنے اشعار دیوان سے باہر رہے تھے اور وہ مختلف مقامات پر چھپ چکے تھے، انہیں اکٹھا کر کے بطور ضمیمہ شامل دیوان کر دیا جائے تاکہ اربابِ ذوق کو ان کی لہ یہ تفصیلات محبتِ عزیز جناب مالک رام صاحب ایم اے کی تحقیقات پر مبنی ہیں۔